Regd No L. 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم یکشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱ر

۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۸ ھجری

جلد ۳	۱۸ تبوک ۱۳۲۸ ہش	۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۱۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ضعف اور گلے میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

نواب عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ دل کی متغیر حالت کی وجہ سے گذشتہ دو دن سے کمزوری ہے احباب دعا جاری رکھیں

سرحد کی موجودہ حکومت کیخلاف الزامات کی بوچھاڑ
غلام محمد لوندخوڑ کی پریس کانفرنس

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۱۷ ستمبر۔ صوبہ سرحد کی عوامی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری خان غلام محمد آف لوندخوڑ نے آج ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے ایک طویل تحریری بیان دیا جس میں سرحد کی موجودہ وزارت پر متعدد الزام لگانے کے بعد سرحد میں عام انتخابات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

بیان ختم ہونے کے بعد متعدد سوالات کئے گئے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا عوامی مسلم لیگ کے ۳۴ سرگرم کارکن اس وقت جیل میں ہیں۔ اور انہیں طرح طرح کے مصائب کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان میں سے بعض کو فرانٹیئر کرائمز ریگولیشن اور بعض کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔ خان عبد الغفار خان کی گرفتاری کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا میرے نزدیک وہ بھی بے گناہ ہیں۔ کیونکہ انہیں مقدمہ چلائے بغیر محبوس کیا گیا ہے۔ جب تک کھلی عدالت میں ان کے خلاف مقدمہ چلا کر ان کا جرم ثابت نہیں کیا جائے گا میرے نقطہ نگاہ کے مطابق بے گناہ ہی متصور ہوں گے۔

اپنے بیان میں انہوں نے حسب عادت صوبہ سرحد کی موجودہ حکومت پر الزامات لگاتے ہوئے کہا کہ قیوم وزارت اپنی بدعنوانیوں کے باعث عوام کا اعتماد کھو چکی ہے اور مرکزی حکومت خواہ مخواہ چشم پوشی سے کام لیکر ان کی تائید کر رہی ہے۔ بیان کے آخر میں انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ سرحد کے سیاسی حالات کا جائزہ لیں اور اصلاح احوال کی کوئی صورت نکالیں

چترال میں ہوائی اڈہ

پشاور ۱۷ ستمبر۔ ریاست چترال میں ایک ہوائی اڈے کی تعمیر ہو رہی ہے جس کی وسعت اس قدر ہوگی کہ وہاں بڑے بڑے جہاز اتر سکیں۔ یہ کام براہ راست مہتر چترال کی نگرانی میں ہو رہا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ آئندہ ۱۵ دن کے اندر اندر ختم ہو جائے گا۔ تجربے کے طور پر آج مہتر چترال بذریعہ کار چترال سے پشاور آئے اور پھر تعمیر شدہ حصے میں بڑی احتیاط سے اترے۔ اس منظر کو دیکھنے کے لئے ریاست کے ہزاروں افراد ہوائی اڈے پر پہنچے ہوئے تھے۔

متحدہ سوشلسٹ کانفرنس کی تجویز

ناگپور ۱۷ ستمبر۔ آج اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں ناگپور یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر بی۔ جی کیتکر نے ایک متحدہ سوشلسٹ کانفرنس پارٹی کے قیام پر زور دیا تاکہ بائیں بازو کی تمام جماعتیں یکجا ہو کر عوام کی بھوک۔ فاقہ کشی اور غریبوں کو امراء کی آمریت سے بچانے کی کوئی مہم جاری کر سکیں۔

حکومت ہندوستان متروکہ جائدادوں کے معاملے کا فیصلہ غیر جانبدار ٹریبونل کے سپرد کرنے کو تیار ہے

قاہرہ ۱۷ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے پچھلے دنوں لیک سکسس میں متروکہ جائدادوں اور پنجاب کے دریاؤں کے پانیوں کی تقسیم کے مسئلے پر جو بیان دیا تھا۔ اس کا جواب آج حکومت ہندوستان کے تین وزیروں نے ایک بیان میں دیا ہے۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہندوستان متروکہ جائدادوں کے مسئلہ کو آج بھی باہم گفتگو سے فیصلہ کرا لینے پر تیار ہے سو وہ اس پر رضامند ہے مگر اس معاملے کو ایک غیر جانبدار ٹریبونل کے سپرد کر کے ثالثی پیش کر دیا جائے۔

اس بیان میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ دریاؤں کے پانیوں کے مسئلے کو اگر قانونی لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو حکومت ہندوستان پاکستان کو اس معاملے میں قطعی انکار کر سکتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اس نے پاکستان کو دوسرے ذرائع سے پانی فراہم کرنے کے لئے کافی مہلت دی۔

مسلمانوں کی پروان چڑھائی ہوئی ہر چیز کو مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ ہندی (دیوناگری) کو ہندوستان کی سرکاری زبان قرار دیئے جانے پر ہندوستانی مسلمانوں کے غم و غصے کا اظہار کرنے کے لئے احتجاج کے طور پر ہندوستان آئین ساز اسمبلی کے رکن مسٹر زیڈ۔ ایچ۔ لاری اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے۔ آج آپ نے اسمبلی کے صدر کو ایک خط میں لکھا ہندوستانی کی بجائے ہندی کو سرکاری زبان قرار دے کر انڈین نیشنل کانگرس نے گاندھی جی کے پیہم اعلانات کے صریحاً خلاف قدم اٹھایا ہے۔ آپ نے کہا یہ قدم اٹھاتے وقت ہندوستان کی مسلم اقلیت اور اردو بولنے والے طبقوں کی ضروریات و احساسات کا بالکل خیال نہیں رکھا گیا۔ اسمبلی کے ارکان کے دماغوں میں ہر اس تجویز کو ختم کر دینے کا جنون سوار ہے۔ جس پر ذرہ بھر بھی اسلامی اثر ہو یا جسے مسلمانوں نے پروان چڑھایا ہو۔ آپ نے اس خط میں وزیر تعلیم مولانا آزاد کے اس بیان کا حوالہ بھی دیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اس معاملے میں سخت غیر روادارانہ اور جانبدارانہ طریق سے کام لیا گیا ہے۔

سرینگر ۱۷ ستمبر۔ آج کشمیر کمیشن کی ثالثی کی تجویز کے جواب میں ہندوستان کی طرف سے بھیجی جانے والی تازہ ترین یادداشت پر غور کرنے کیلئے کمیشن کا اجلاس ہوا۔ اس یادداشت میں بعض وضاحتیں طلب کی گئی ہیں۔

پاکستان دوست جرنیل یار خان کو زہر دے کر مار دیا گیا
ملا شور بازار کی زندگی خطرے میں

کوئٹہ ۱۷ ستمبر۔ کابل سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ افغانستان کے ایک مشہور جرنیل یار محمد خان کو جیل میں زہر دے کر مار دیا گیا ہے۔ جرنیل یار محمد خان بہ نفس نفیس پچھلے دنوں جہاد کشمیر میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور افغان حکومت کو ان پر پاکستانی دوستی کا شبہ تھا۔ یاد رہے پچھلے دنوں جرنیل یار محمد خان کو عزت کے انعامات دینے کا لالچ دے کر کابل بلایا گیا تھا۔ اور جب وہ کابل پہنچے۔ تو انہیں جیل میں ڈال دیا گیا۔ آپ سلیمان خیل قبیلے کے مقتدر رکن تھے۔ اور افغان دربار میں آپ کو اعلیٰ وقار حاصل تھا۔ آپکو زہر دے کر مارنے کا انکشاف پاکستان مسلم لیگ کے جائنٹ سیکرٹری میر نبی بخش خان نے کیا۔

میر نبی بخش خان نے ایک اخباری نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا جس بربریت کا مظاہرہ جرنیل یار محمد خان کو ختم کرنے میں کیا گیا ہے۔ اس سے مجھے حضرت نور المشائخ ملا شور بازار کی زندگی کے متعلق بھی ڈر لگنے لگا ہے۔ کیونکہ وہ بھی پاکستان کی دوستی کا کھلم کھلا دم بھرتے ہیں۔

کشمیر

راولپنڈی ۱۷ ستمبر۔ آج صبح چکوٹی میں ریاست جموں و کشمیر میں عارضی صلح کی رو سے لڑائی بند کرنے کے سلسلے میں حد مقرر کرنے پر جو تنازعات پیدا ہو گئے تھے ان کو طے کرنے کے لئے آج دونوں حکومتوں کے اعلیٰ فوجی افسروں کی ملاقات ہوئی۔ پاکستان کی طرف سے میجر جنرل نذیر احمد ہندوستان کی طرف سے میجر جنرل تھمایا نے شرکت کی۔ تمام امور دوستانہ ماحول میں طے پائے۔

ہنڈرسن کا عزم امریکہ

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ ہندوستان میں امریکی سفیر مسٹر ہنڈرسن آج اپنی حکومت سے کشمیر کے معاملے میں صلاح مشورہ کرنے کے لئے واشنگٹن روانہ ہو گئے۔ امید ہے کہ اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی اب کے پھر کشمیر کا مسئلہ اٹھاتا گیا تو مسٹر ہنڈرسن امریکی وفد کو بعض امور سے آگاہی کرائیں گے

چندریگر کی جائداد پر قبضہ!

احمد آباد ۱۷ ستمبر۔ یہاں کے نائب محافظ متروکہ جائداد تارکان وطن کی جائدادوں کے متعلق معلومات فراہم کر رہے ہیں۔ اس وقت تک ۱۵۰ جائدادوں کے متعلق معلومات میسر آئی ہیں۔ جن میں مشرق وسطیٰ میں پاکستانی سفیر مسٹر چندریگر کی جائداد بھی ہے۔ یہ جائدادیں ایک کروڑ سے زائد کی مالیت کی ہیں کہا جاتا ہے کہ ان املاک کے مالکوں کی طرف سے زر قوم حکومت کی واجب الادا ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

صرف ورثہ کا ایمان تمہیں اللہ تعالیٰ کے حضور سُرخرو نہیں کر سکتا

کوشش کرو کہ ایمان لانے کے بعد تمہارے دلوں میں روحانیت پیدا ہو جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

(مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی)

لاہور ۱۶ ستمبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا ملخص ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ ہماری جماعت جس بنیاد پر قائم ہے وہ دوسری جماعتوں سے بالکل الگ ہے۔ دوسری جماعتوں کی بنیاد ورثہ پر ہے لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نہ ورثہ کا گناہ انسان کو ہدایت کے رستہ میں روک بن سکتا ہے اور نہ ورثہ کی نیکیاں اسے کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ انسان کو اپنی جنت کے لئے خود راستہ تیار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگ ورثہ پر ہی اپنی بنیاد رکھتے ہیں۔ مثلاً آجکل کا ایک مسلمان اس بات کو کافی سمجھتا ہے کہ وہ ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہؤا اور اپنے عقیدہ کے مطابق ایک سچے مذہب کا پیروکار کہلایا۔ اسی طرح ایک ہندو، ایک عیسائی یا ایک یہودی اس بات پر بالکل مطمئن ہے کہ وہ ایک ہندو، عیسائی یا یہودی گھرانے میں پیدا ہؤا۔ اور اپنے عقیدہ کے مطابق ایک سچے مذہب کا پیروکار کہلایا۔ لیکن پیدائش خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث نہیں بنایا کرتی۔ خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ عملی طور پر اس کے حصول کے لئے کوشش کی جائے۔ ایک حقیر سے حقیر اور ادنیٰ سے ادنیٰ ہستی کو بھی اسوقت تک تسلیم نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس میں کسی قسم کی حرکت نہیں پائی جاتی۔ جب ایک ادنےٰ سے ادنیٰ چیز بھی اگر حرکت نہیں کرتی تو اسے بیکار سمجھا جاتا ہے۔ تو پھر انسان کے اندر اگر زندگی کے لئے کشمکش نہیں پائی جاتی۔ اس میں اگر منزل مقصود تک پہنچنے کی جد وجہد نہیں پائی جاتی . . . .

. . . .

. . . تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ وہ کامیاب ہے یا وہ کامیاب ہونے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بنانے والے کے سوا کہ وہ اس قاعدہ میں شامل نہیں باقی ہر چیز کا جوڑا ہے اور دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو بغیر اپنے جوڑے کے کوئی نتیجہ پیدا کر سکے۔ اسی طرح روح اور اعمال بھی ایک جوڑا ہیں۔ جب تک یہ دونوں آپس میں نہیں ملیں گے کوئی صحیح نتیجہ پیدا ہونا محال ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ روح خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کا جوڑا ہے۔ اور یہی دونوں چیزیں ہیں جن سے روحانی نسل قائم رہتی ہے۔ جب روح خدا تعالیٰ کی طرف جھکتی ہے تو اس کے نتیجہ میں ایک روحانی وجود پیدا ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کو ایسا ہی پیارا ہوتا ہے جیسے ماں کو اس کا بچہ۔ خدا تعالیٰ جسم کے ساتھ پیار نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کو وہ وجود پیارا ہوتا ہے جو اس کی رحمت کے ساتھ مل کر پیدا ہوتا ہے۔ ورنہ جسمانی نسل سے تو وہ لوگ بھی پیدا ہوتے ہیں جو ملحد و کافر ہوتے ہیں۔ اگر انسان اس روحانی نسل کو پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ صحیح معنوں میں انسان نہیں۔ صحیح معنوں میں انسان وہی ہے جو روحانی نسل پیدا کرے اور اپنے پیچھے ایسے وجود چھوڑ جائے جن کے ذریعہ دنیا میں ہدایت باقی رہے اگر کوئی ایسا شخص ہے جس کے ذریعہ روحانی نسل پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنے فرض کو پورا کر رہا ہے۔ اور وہ کامیاب کہلا سکتا ہے۔ لیکن جس کے پیچھے ایسے وجود نہیں پائے جاتے اسے خالی نمازیں اور روزے کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔ میں تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا یعنی پیشتر اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ تم اپنا محاسبہ خود کرو۔ ہوشیار کلرک معائنہ سے پہلے دو چار روز میں لگا کر اپنا حساب ٹھیک کر لیتا ہے۔ اسی طرح تمہیں بھی اپنے نفس کا محاسبہ کر کے یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا تمہاری روحانیت کے نتیجہ میں کوئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ اگر تمہاری روحانیت کے نتیجہ میں کوئی چیز پیدا ہو رہی ہے تو سمجھ لو کہ تمہارا ایمان درست ہے اور اگر نہیں تو تمہارا ایمان ورثہ کا ایمان ہے۔ اور ورثہ کا ایمان کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ نجات وہی شخص پاتا ہے جو بقول حضرت مسیح اپنی صلیب خود اٹھاتا ہے۔ نجات وہی شخص پاتا ہے جو اپنی نہریں خود کھودتا ہے نجات وہی شخص پاتا ہے جو اپنے درخت خود لگاتا ہے۔ جو شخص دوسرے کے باغ میں داخل ہوتا ہے اسے چوروں کی طرح باہر نکال دیا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو ورثہ کے طور پر جنت میں داخل ہو جائے گا اسے فرشتے پرے دھکیل دیں گے کیونکہ وہ چور ہے اور چور کو وہاں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔

سالانہ اجتماع ـــــــ تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر مجلس کا دستور ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خدام کو خطاب کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ اور حضور باجازت صحت و وقت عموماً اس درخواست کو منظور فرما کر اپنے خدام کو آئندہ کام سے متعلق قیمتی نصائح سے نوازتے ہیں۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضور کی تقریر صرف خدام الاحمدیہ سے تعلق رکھتی ہے اور یہی اس اجتماع کا اصل حاصل ہوتی ہے۔ اس مرتبہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ مجلس مرکزیہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں خدام سے خطاب کرنے کی درخواست کی جائے گی:

اس موقعہ پر حضور کی خدمت میں مجلس کی گذشتہ سال کی کارگذاری کی رپورٹ بھی پیش ہو گی۔ تمام مجالس کو اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اراکین بھجوانے چاہئیں۔ اور اپنے کام کی رپورٹ مرتب کر کے یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء تک دفتر مرکزیہ میں پہنچا دینی چاہئیے۔ تا مجموعی رپورٹ پیش کی جا سکے۔

منتظم سالانہ اجتماع ربوہ

سید احمد حسین شاہ صاحب کہاں ہیں؟

محترمہ مسماۃ مقبول خانم صاحبہ زوجہ سید احمد حسین شاہ صاحب (ہمشیرہ جناب کیپٹن ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم آف دھرم کوٹ رندھاوا مقیم محلہ دار العلوم قادیان) نے درخواست کی ہے کہ ان کے خاوند مذکور ستمبر ۱۹۴۷ء میں اپنی سوتیلی والدہ اور برادران خوردہ کو لینے کے لئے چک ۲/۱۱-L سے قادیان کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ لاہور تک تو ان کے پہنچنے کا پتہ چلتا ہے مگر اس کے بعد کیا ہؤا اور وہ کہاں گئے کچھ پتہ نہیں چلا۔ ان کی تلاش کے لئے ہر قسم کی کوشش بذریعہ اخبارات کو دیدیں اور اطلاع در رپورٹ پولیس تھانہ ہڑپہ ضلع منٹگمری کی گئی۔ لیکن تا حال کوئی پتہ نہیں چلا سید صاحب موصوف چک مذکور میں رہائش رکھتے تھے۔ موصوفہ اپنے مفقود الخبر خاوند کا حصہ جائداد طلب کرتی ہیں۔ اس لئے احباب جماعت سے عموماً اور متعلقین سید صاحب موصوف سے خصوصاً درخواست ہے کہ اگر کسی صاحب کو ان کے متعلق کچھ پتہ ہو اور کسی قسم کی متعلقہ معلومات حاصل ہوں تو وہ ازراہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر ایک ماہ تک اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ تا فیصلہ جلد کیا جا سکے۔

ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ

چوہدری عصمت اللہ صاحب بہلولپوری کہاں ہیں؟

چوہدری عصمت اللہ صاحب ساکن بہلولپور ضلع لائلپور جہاں کہیں بھی ہوں فوراً دفتر امور عامہ ربوہ میں پہنچیں۔ قارئین الفضل میں سے اگر کسی دوست کو ان کے صحیح ایڈریس کا علم ہو یا کسی کے پاس ٹھہرے ہوں تو فوراً نظارت امور عامہ ربوہ کے اس اعلان سے انہیں آگاہ کر کے نظارت ہذا کو اطلاع کی جائے اور ان کے پتہ سے بھی مطلع کریں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خوشخبری

وہ خزانے کہ جن کی تقسیم کی دنیا ایک مدت سے انتظار کر رہی تھی کہ کب وہ خدا کا موعود مسیح آئیگا اور دنیا کے لئے خزانوں کے دروازے کھول دے گا۔ سو خوشخبری ہے ایسے لوگوں کے لئے کہ جو اس انتظار میں تھے۔ وہ وقت آ گیا ہے اور خدا کا مسیح ان خزائن کو تقسیم کر رہا ہے۔ آؤ دوڑو اور اپنا حصہ لو۔ خوش قسمت ہے وہ جو اس خزانے سے اپنی جھولی بھر لیتا ہے اور خوش نصیب ہے وہ جو اس فیض کے چشمہ سے اپنی پیاس بجھاتا ہے . .

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف لطیف تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل چھپ کر شائع ہو چکی ہے (یعنی چھٹے پارہ کے پہلے نو رکوع) احباب جماعت فوری طور پر اس کی خرید کی طرف توجہ فرمائیں اور جلد از جلد اسے منگوائیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ جلد سوئم کی طرح احباب کو دقت کا سامنا کرنا پڑے اور ایک نسخہ سو سو روپیہ بلکہ اس سے بھی زائد میں خریدنا پڑے۔ ہدیہ تفسیر کبیر جلد اول جزو اول مجلد ۵/۸ روپے اخراجات ڈاک و پیکنگ ۱/۱۱ روپے میزان کل ۷/۳ -

مبلغ ۷/۳ روپے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ میں بمد تفسیر کبیر جمع کرانے کی صورت میں رقم کے جمع ہونے پر تفسیر بذریعہ رجسٹری ارسال کر دی جائے گی۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۱۸ ستمبر ۱۹۴۹ء

پردہ اٹھا کر کیا ملا

ہم نے الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں عرض کیا تھا کہ "پردہ" یا "نہ پردہ" کے متعلق دو ہی طرح سے بحث ہو سکتی ہے۔ ایک تو اسلام کے اندر رہ کر اور دوسرے اسلام سے باہر ہو کر۔ جو لوگ اسلام کے اندر رہ کر پردہ کے خلاف ہیں۔ ان کو اسلام کی الکتاب قرآن کریم یا کم از کم سنت رسول اللہ سے ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ پردہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے احکام کے برخلاف ہے۔ محض اپنے زعم میں پردہ کو عورتوں کے لئے ایک ظلم سمجھ کر اسلام کا واسطہ دینا اور کہنا کہ "مروجہ پردہ اسلام کے مقدس چہرہ پر ناپاک دھبہ ہے۔" کوئی معنے نہیں رکھتا۔ یہ کہنا کہ ایران، مصر، اور ٹرکی وغیرہ ممالک کی طرح پاکستان میں بھی پردہ اٹھا دینا چاہیئے۔ صاف ظاہر کرتا ہے کہ ایسا کہنے والے لوگ مروجہ پردے کے خلاف نہیں بلکہ اصول پردہ ہی کے خلاف ہیں۔ کیونکہ جن ممالک کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ وہاں پوری پوری مغربی تہذیب کی عریانی اسلام کے علی الرغم رواج پذیر ہو چکی ہے۔ اور جس طرح انہوں نے اس اسلامی شعار کو چھوڑ دیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے دوسرے اسلامی اصولوں کو بھی خیرباد کہہ دیا ہے۔ خاصکر ٹرکی میں تو آپ وہی مناظر دیکھ سکتے ہیں۔ جو یورپ کے کسی آزاد سے آزاد ملک میں موجود ہیں۔

ان ممالک نے تو جیسا کہ ہم نے ابھی عرض کیا ہے اسلام ہی کو ترک کر دیا ہے۔ اور اسلام سے کھلم کھلا بغاوت کا اعلان کر رکھا ہے۔ احساس کمتری نے ان کو اتنا بوکھلا دیا ہے۔ کہ وہ سرے سے دین کو ہی اپنی موہوم ترقی کے راستہ میں حائل سمجھتے ہیں۔ اس لئے جو لوگ پردہ کے بارہ میں ان ننگ اسلام ممالک کی مثالیں پیش کرتے ہیں۔ یا تو ان کو بھی انہی کی طرح صاف صاف ترک اسلام کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ اور ان کی ہر بات میں تقلید کی حمایت کرنی چاہیئے۔ پردہ ہی بیچارے نے کونسا ایسا گناہ کیا ہے۔ کہ صرف اسی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں۔ کیوں نہ ہر رنگ میں ہم ملحد یورپ کی پیروی کرنی شروع کریں۔ تاکہ ان نام نہاد اسلامی ممالک کی طرح جلد جلد وہی ترقی کی منازل طے کر لیں جو انہوں نے کی ہیں لیکن اس صورت میں پہلے ہمیں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ان ممالک نے ترک اسلام کر کے واقعی فائدہ اٹھایا ہے۔ ایسے معاملہ میں دین کا تو ذکر ہی جانے دو۔ ذرا ہمیں اتنا سمجھا دیا جائے۔ کہ ترک اسلام کے بعد ترکوں یا ایسے ہی دیگر ممالک نے یہ یہ دنیاوی ترقیاں کی ہیں۔

اس ضمن میں ہم صرف جوڈ کا ایک قول پیش کرتے ہیں۔ جو اس نے مغربی تہذیب کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ جو طریق مغرب کی اندھی تقلید میں ان مثالی اسلامی ممالک نے اختیار کیا ہے۔ وہ کس منزل کیطرف ان کو دھکیل دے گا۔ مسٹر جوڈ مغربی ترقیوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

"ہم نے پرندوں کی طرح ہوا میں اڑنا اور مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرنا تو ضرور سیکھ لیا ہے۔ مگر ابھی تک ہم کو انسانوں کی طرح زمین پر چلنا نہیں آیا۔"

جو لوگ ٹرکی۔ ایران اور مصر کی طرح چاہتے ہیں کہ پاکستان کی عورتیں بھی پردہ چاک کر کے باہر نکل آئیں۔ انہیں وہ تمام ماحول اختیار کرنا پڑے گا۔ جو ان ممالک نے مہذب کہلانے کے لئے اختیار کیا ہے۔ اور اگرچہ ابھی تک ان ممالک میں ترقی کے کوئی آثار نہیں۔ لیکن زیادہ سے زیادہ یہ ممالک بھی اپنے نمونوں کے نقش قدم پر چلتے چلتے آخر اسی منزل پر پہنچیں گے۔ جہاں مسٹر جوڈ مغربی تہذیب کے خداوندوں کو دیکھ رہا ہے۔ یعنی ہوا میں پرندوں کی طرح اڑنا اور پانی میں مچھلیوں کی طرح تیرنا تو سیکھ جائینگے مگر زمین پر انسانوں کی طرح چلنا بھول جائیں گے۔

الغرض ہم صرف پردہ کے اٹھانے ہی تک ان ممالک کی تقلید نہیں کر سکتے۔ ہمیں وہ سب کچھ قبول کرنا ہوگا۔ جو تہذیب کے نام پر یہ نام نہاد اسلامی ممالک لے رہے ہیں۔ ان کا موقف صاف ہے۔ انہوں نے اسلام کو ہی خیرباد کہہ دیا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ "موجودہ تہذیب کی آزادیاں" اسلام کو ترک کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں۔ یہ الگ بات ہے کہ مغرب ان کو مہذب سمجھے یا نہ سمجھے۔ وہ خواہ ان سے پہلا سا ہی غیر مہذبوں والا سلوک اب بھی کرے۔ لیکن انہوں نے اپنے حوصلے نکال ہی کر دم لیا ہے۔ ہمیں یہ نہ بتایا جائے کہ ان ممالک میں ابھی مسجدیں آباد ہیں۔ قرآن مجید پڑھنے کی اجازت ہے۔ عربی میں اذان دینا بھی ممنوع نہیں رہا۔ ہم یہ سب کچھ جانتے ہیں۔ آخر روس میں بھی تو مذہبی آزادی ہو ہی گئی ہے۔

ہمیں صرف اتنا بتا دیا جائے کہ عورتوں کا پردہ اٹھا کر دوسرے لفظوں میں اسلامی اصول ترک کر کے ان ممالک نے دنیاوی ترقی میں کونسا تیر مار لیا ہے۔ ہمیں یہ دکھایا جائے کہ "پردہ" اٹھنے کے بعد کیا کیا برکات دنیاوی سبھی ان پر نازل ہوئی ہیں۔ ذرا ان کا شمار کرا دیا جائے۔ اور پھر ان منفی برکات کا بھی شمار کرایا جائے۔ جو مغربی تہذیب کا نمایاں پہلو ہے۔ اور جس کا خلاصہ مسٹر جوڈ نے ہمیں بتا دیا ہے۔ جس رضا شاہ نے پردے کا فتوے دینے والے "مجتہد اعظم" کے ساتھ وہ ننگ انسانیت سلوک کیا۔ ہمیں بتایا جائے کہ مغربی تہذیب نے خود اسی رضا شاہ سے کیا سلوک کیا۔ کیا اس بات سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ طاغوتی میں ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ مجتہد اعظم کا فتوے اسلامی شریعت کے مطابق تھا۔ اور جس شیطانی تہذیب نے رضا شاہ کو اکسایا اسی شیطانی تہذیب نے آخر اس پر بھی وار کیا۔

بات صرف اتنی ہے کہ یا تو ہمیں اسلام کو پورے طور سے قبول کرنا ہوگا۔ جس میں پردہ بھی شامل ہے ورنہ پھر ہم کو بھی اس راستہ پر چلنا ہوگا۔ جس پر ایران۔ ترکی اور مصر چل چکے ہیں۔ اور جو راستہ صرف مغربی تہذیب کا راستہ ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اسلامی پردہ تو چھوڑ دیں۔ اور باقی اصولوں سے چمٹے رہیں۔ ادھر یا ادھر ایک طرف ہونا پڑیگا یا تو ہمیں اسلامی پردہ اور اسلام دونوں کو رکھنا پڑے گا۔ اور یا پھر دونوں کو خیرباد کہنا پڑیگا۔

یا سراسر نالہ بن جا یا صدا پیدا نہ کر

ہمارا اعتقاد ہے کہ اسلام کے اصول جن میں پردہ کے احکام بھی شامل ہیں فطرت کے مطابق ہیں۔ اور اس لئے وہ بہترین ہیں اس لئے جو شخص اسلام سے باہر جا کر صرف عقلی لحاظ سے پردہ پر معترض ہو۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم عقلی نقطۂ نظر سے بھی اس کے اعتراضات کا جواب دیں۔ اور پردے کی حکمت بیان کریں۔ ہم انشاء اللہ صرف اس پہلو سے آئندہ اشاعت میں کچھ عرض کریں گے۔ اور انشاء اللہ یہ دکھائیں گے۔ کہ صحیح مہذب سوسائٹی کے قیام کے لئے اسلامی پردہ ضروری ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد
تعلیم الاسلام کالج کے متعلق

"احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ فجزاھم اللہ خیراً"

(منقول از اخبار الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

نوٹ:۔ داخلہ ۱۹ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔

اعلان معافی

چونکہ شریف احمد صاحب گجراتی واقف زندگی ولد ماسٹر محمد الدین صاحب لائبریرین تعلیم الاسلام لاہور بغیر اجازت تعلیم چھوڑ کر سٹیشن ماسٹری کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے والٹن سکول میں داخل ہو گئے تھے۔ اس لئے انہیں اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب چونکہ شریف احمد صاحب سٹیشن ماسٹری کی ٹریننگ چھوڑ کر کالج میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس لئے احباب کی آگاہی کے لئے ان کی معافی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

اپنی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ یکم اکتوبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ (منتظم سالانہ اجتماع)

"ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے آپ کو سب سے چھوٹا سمجھو

(مرسلہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری)

جس طرح اللہ تعالیٰ نے کانوں میں قوت سماعت اور آنکھوں میں قوت بصارت رکھی ہے اور ان کی محرک ہوا اور روشنی علیحدہ علیحدہ ہستیاں ہیں۔ جب تک ہوا اور روشنی قوت سماعت اور قوت بصارت کی محرک نہ ہوں یہ دونوں قوتیں بیکار رہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر نیکی اور بدی کرنے کی قوتیں رکھی ہیں۔ نیکی کے محرک ملائکہ ہیں اور بدی کے محرک جن اور شیطان ہیں۔ اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔

جس طرح یہ ملائکہ علیحدہ متمثل طور پر کبھی کبھی ظاہر ہو جاتے ہیں ویسے ہی شیطان اور جن بھی کشفی رنگ میں متمثل طور پر ظاہر ہوتے ہیں

. . . .

روحانی عالم کے امور بھی بےنفسی سے مجاہدہ ریاضت و تبتل الی اللہ کرنے سے کھلتے ہیں نہ کہ استدلال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ ذیل شعر مثنوی رومی کا لکھا ہے۔

پائے استدلالیاں چوبیں بود ؛ پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود۔

خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری

ملائکہ اور شیطان کے وجود میں فرق

فرمایا کہ "اہل عرب اس قسم کے استثناء کرتے ہیں۔ صرف اور نحو میں بھی اگر دیکھا جاتے تو ایسے استثناء بکثرت ہوا کرتے ہیں۔ اور ایسی نظیریں موجود ہیں جیسے کہا جائے کہ میرے پاس ساری قوم آئی مگر گدھا۔ اس سے یہ سمجھنا کہ ساری کی ساری قوم جنس حمار ہی سے تھی غلط ہے کان من الجن سے بھی یہ معنے ہوئے کہ فقط ابلیس ہی قوم جن میں سے تھا ملائکہ میں سے نہیں تھا۔ ملائک ایک الگ پاک جنس ہے اور شیطان الگ۔ ملائکہ اور ابلیس کا راز ایسا مخفی در مخفی ہے کہ بجز آمنا و صدقنا کے انسان کو چارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو اقتدار و توفیق نہیں دی مگر وسوسہ اندازی میں وہ محرک ہے جیسے ملائکہ پاک تحریکات کے محرک ہیں ویسے ہی شیطان ناپاک جذبات کا محرک ہے ملائکہ کی منشاء ہے کہ انسان پاکیزہ ہو مطہر ہو اور اس کے اخلاق عمدہ ہوں۔ اور اس کے بالمقابل شیطان چاہتا ہے کہ انسان گندہ اور ناپاک ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ قانون الٰہی ملائکہ و ابلیس کی تحریکات کا دوش بدوش چلتا ہے لیکن آخر کار ارادہ الٰہی غالب آجاتا ہے گویا بس یہ وہ ایک جنگ ہے جو خود بخود جاری رہ کر آخر تا دور مقتدر حق کا غلبہ ہو جاتا ہے اور باطل کی شکست۔

مجہول الکنہ اشیاء

چار چیزیں ہیں جن کی کنہ و راز کو معلوم کرنا انسان کی طاقت سے بالاتر ہے۔ (اول) اللہ جلشانہ۔ (دوم) روح (سوم) ملائکہ (چہارم) ابلیس۔ جو شخص ان چاروں میں سے خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل ہے اور اس کے صفات الوہیت پر ایمان رکھتا ہے ضرور ہے کہ وہ باقی سہ اشیاء روح و ملائکہ و ابلیس پر ایمان لائے۔

مثلاً روح جیسے انسان کے اندر داخل ہوتی معلوم نہیں ہوتی۔ ویسے ہی اس میں سے خارج ہوتی بھی معلوم نہیں ہوتی۔ انسان کو ہر حال میں رضائے الٰہی پر چلنا چاہیئے اور کارخانہ الٰہی میں دخل در معقولات نہیں دینا چاہیئے۔ تقویٰ اور طہارت۔ اطاعت و وفا میں ترقی کرنی چاہیئے اور یہ سب باتیں تب ممکن ہیں جب انسان کامل ایمان اور یقین سے ثابت قدم رہے اور صدق و اخلاص اپنے مولا کریم سے دکھلائے اور وہ باتیں جو علم الٰہی میں مخفی ہیں اس کے کنہ کے معلوم کرنے میں بےسود کوشش نہ کرے۔ مثلاً ہلیلہ قبض کو دور کرتی ہے اور سم الفار ہلاک کرتا ہے۔ اب کیا ضرورت پڑی ہے کہ بےفائدہ اس کوشش میں بھاگے پھرے کہ کون سی شے ہے جو یہ اثر کرتی ہے۔ طبیب کا کام ہے کہ ان کے خواص کو معلوم کرے اور یہ سوال کہ کیوں یہ خواص پیدا ہو گئے حوالہ بخدا کرے جو شخص ہر ایک چیز کے خواص و ماہیت دریافت کرنے کے پیچھے لگ جاتا ہے وہ فاداتی سے کارخانہ ربی اور اس کی منشاء سے بالکل ناواقف و نابلد ہے اگر کوئی کہے کہ شیطان و ملائکہ دکھلا دو تو کہنا چاہیئے کہ تمہارے اندر یہ خواص کہ بیٹھے بٹھائے آناً فاناً بدی کی طرف متوجہ ہو جانا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی ذات سے بھی منکر ہو جانا اور کبھی نیکی میں ترقی کرنا اور انتہا درجہ کی انکساری و فروتنی و عجز و نیاز میں گر جانا یہ اندرونی کششیں جو تمہارے اندر موجود ہیں ان سب کی محرک جو قوتیں ہیں وہ ان دو الفاظ ملک و شیطان کے وجود میں مجسم ہیں۔

سعادت اس میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جائے۔ اور اس کو حاضر و ناظر یقین کیا جائے اور اس کی عین موجودگی کا تصور دل میں رکھ کر ہر ایک بدی اور ناراستی سے پرہیز کیا جائے۔ یہی بڑی دانش اور حکمت ہے اور یہی معرفت الٰہی کا سیراب کرنے والا شیریں سوتہ ہے جس سے اور جس کے لئے اہل اللہ ایک ریگستان کے پیاسے کی طرح آگے بڑھ کر خوش مزگی سے پیتے ہیں اور یہی وہ آب کوثر ہے جو مولائے کریم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے اپنے اولیاء و انبیاء کو پلاتا ہے۔ مومن چونکہ خدا تعالیٰ کی معرفت کا محتاج ہے اور ہر گھڑی اسی کی طرف نظر اٹھائے دیکھ رہا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی یہ دروازہ پورے طور پر کھولا ہوا ہے۔ جوں جوں انسان اس راہ میں کوشش کرے گا توں توں در رحمت اس پر کھلتا جائے گا۔ دنیا میں بےانت ایسی چیزیں ہیں جن کی ہمیں خبر بھی نہیں۔ پھر ایسی چیزوں کی دریافت کے لئے سرگرداں ہونا کونسی عقلمندی ہے۔ کونسی چیز ہے جس کی تحقیق انسان نے پورے طور سے کر لی۔ جو چیز اللہ جلشانہ نے انسان کے لئے چنداں مفید نہیں سمجھی وہ پورے طور پر انسان پر منکشف بھی نہیں ہوتی۔ پس جو ہر ایک چیز کو دریافت کرنا چاہتا ہے وہ خدا بننا چاہتا ہے۔ جس راہ پر انسان پہنچ نہیں سکتا چاہیئے کہ اسے چھوڑ دے انسان کو جو کچھ کہہ دیا گیا ہے اس پر قانع رہے۔ اگر یہ توقع رکھے کہ آسمان کے درخت کا پھل آوے تو میں کھاؤں۔ حالانکہ اس کا ہاتھ وہاں پہنچ بھی نہیں سکتا تو وہ مجنون ہے ہاں جب اللہ تعالیٰ اس کی فطرت میں یہ قوتیں پیدا کر دے کہ آسمان تک پہنچ سکے تو کچھ مضائقہ نہیں کہ وہ آسمانی پھل بھی کھائے۔

گناہ سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

گناہ سے انسان کیسے بچ سکتا ہے اس کا علاج یہ تو بالکل نہیں کہ عیسائیوں کی طرح ایک کے سر میں درد ہو تو دوسرا اپنے سر میں پتھر مارے۔ اور پہلے کا دردِ سر دور ہو جائے۔ دراصل انسان کا حد اعتدال سے گذر جانا ہی گناہ کا موجب ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ بات پھر عادت میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور یہ سوال کہ یہ عادت کیونکر دور ہو سکتی ہے اکثر لوگوں کا اعتقاد ہے کہ یہ عادت دور نہیں ہو سکتی اور عیسائیوں کا تو پختہ یقین و ایمان ہے کہ عادت یا فطرت ثانی ہرگز دور نہیں ہو سکتی اور نہ بدل سکتی ہے مسیح کے کفارہ کو مان کر بھی یہ تو نہیں ہو سکتا ہے کہ انسان گناہ سے بالطبع نفرت کرنے لگ جائے نہیں البتہ اس کفارہ کے طفیل اخروی عذاب سے نجات پا جائے گا۔ یہی اعتقاد ہے جو رکھنے سے انسان خلیع الرسن ہو کر بدکاریوں اور ناسزا اور امور میں دل کھول کر ترقی کرتا ہے۔

اپنی جماعت سے خطاب

ہماری جماعت کو اس پر توجہ کرنی چاہیئے کہ ذرا سا گناہ خواہ کیسا ہی صغیر ہو جب گردن پر سوار ہو گیا تو رفتہ رفتہ انسان کو کبیرہ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے طرح طرح کے عیوب مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہی اندر ایسے رچ جاتے ہیں کہ ان سے نجات مشکل ہو جاتی ہے۔

انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامت اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آجاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا کبیر نے سچ کہا ہے

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہوتے گھر اونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے نہ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی ذات بافندہ پر نظر کر کے شکر کرتا۔

پس انسان کو چاہیئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو۔ مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہر حال وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو۔ تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جانے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بےکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہیئے۔ اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچا وے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

وفات

میری والدہ محترمہ اہلیہ چوہدری عبد الستار صاحب مرحوم محلہ دار الرحمت قادیان ۱۱ ستمبر بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے رات بعمر ۷۰ سال انتقال فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ کرام مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں

خاکسار جلال الدین سول سیکرٹریٹ لاہور

(۲) مستری روشن الدین صاحب درویش قادیان کی والدہ صاحبہ چانگریاں ضلع سیالکوٹ میں فوت ہو گئیں۔ ہیں مستری صاحب موصوف کو یہ دوسرا صدمہ ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ان کے والد صاحب ان کی درویشانہ زندگی میں فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان چھوٹے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور ان کے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو غریق رحمت کرے۔ محمد رفیق واقف زندگی

نواب محمد الدین صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم محمد تقی صاحب بیرسٹرایٹ لا رخلف حضرت نواب محمد الدین صاحب مرحوم)

والد مکرم نواب محمد الدین صاحب مرحوم اپنے حلقہ اقارب میں اپنی زندگی کے مختلف تجربات و واقعات اکثر بیان فرمایا کرتے تھے۔ بعض دوستوں کے اصرار پر انہوں نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنی زندگی کے مختصر حالات لکھنے بھی شروع کر دیئے تھے۔ ابھی وہ نوٹ مکمل نہ ہونے پائے تھے۔ کہ آپ دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے کاغذات میں سے جو غیر مکمل نوٹ دستیاب ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک واقعات اور بعض دیگر باتیں جو مجھے یاد ہیں۔ قارئین الفضل کے لئے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تا کہ دوست آپ کی زندگی کے واقعات سے آپ کی شخصیت کا کسی حد تک اندازہ لگا سکیں۔

والد صاحب کو بچپن سے ہی اللہ تعالے پر کامل توکل تھا۔ اور دعاؤں پر یقین تھا۔ چنانچہ جن حالات میں آپ نے زندگی کی شاہراہ پر قدم رکھا۔ وہ اس بات کی زندہ مثال ہے۔ انہوں نے اپنی سوانح عمری کے نوٹ میں حسب ذیل واقعہ درج فرمایا ہے۔

"انٹرنس کے امتحان میں پاس ہونے پر مجھے میرے ماموں چودھری غلام محی الدین صاحب مرحوم اور میرے خالو چودھری محمد بخش صاحب مرحوم تین اور چوٹی کے ذیلداروں کو وفد میں ساتھ لے کر مجھے ڈپٹی کمشنر کرنل منٹگمری صاحب کی خدمت میں لے گئے۔ اور ان سے درخواست کی کہ میرا نام نائب تحصیلداری کے امیدواروں میں درج کیا جاوے۔ ڈپٹی کمشنر نے جواب دیا کہ اس کو بی۔اے پاس کرنا چاہیئے۔ ایم۔اے پاس کرنا چاہیئے۔ نائب تحصیلداری کی امیدواری کے لئے اندراج نام کی درخواست کو انہوں نے منظور نہ کیا۔ ڈپٹی کمشنر کی ملاقات کے کمرے سے باہر آنے پر میں نے ماموں صاحب کو کہا۔ کہ ہمارے ضلع میں بندولبست جاری ہے۔ بہتر ہوگا کہ آپ میرے لئے قانونگو کی امیدواری کے لئے ہی صاحب کی خدمت میں تحریک کریں۔ انہوں نے جواب دیا۔ اگلے ہفتہ میں صاحب کی ملاقات کے لئے آؤنگا۔ اور قانونگو کی امیدواری کے لئے تحریک کی جاوے گی۔ تاریخ مقررہ پر میں سیالکوٹ پہنچ گیا۔ لیکن ماموں صاحب تشریف نہ لائے۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں خود ہی صاحب سے ملاقات کروں گا۔ چنانچہ میں نے دو نفل پڑھے اور مقدمہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں پیش کر دیا۔" یہ ۱۸۹۰ء کی بات ہے۔ جبکہ آپ کی عمر بہت چھوٹی تھی۔ اور آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپ کا آئندہ ساری زندگی یہ معمول رہا۔ کہ ہر اہم اور مشکل کام شروع کرنے سے پیشتر ضرور نفل پڑھتے۔ اور دعا فرماتے۔ اور ہمیں بھی اسی تحریک پر عمل کرنے کی نصیحت فرماتے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں۔ میں نے اس وقت یہ عہد باندھا۔ کہ الٰہی اگر تو کامیابی عطا فرما دے۔ تو میں دیانتداری سے اپنے فرائض انجام دوں گا۔ تیری مخلوق کی خدمت کو اپنا دستور العمل بناؤں گا۔ اور اپنی آمدنی میں سے پندرھواں حصہ تیرے راستے میں خیرات میں صرف کروں گا۔"

والد صاحب ابتدا ہی سے نہایت دیانتداری اور خوش اسلوبی سے کام کرنے والے تھے۔ اور نیک فطرت تھے۔ ان کی پہلی تعیناتی برائے ٹریننگ موضع امرال تحصیل ظفروال میں ہوئی۔ جہاں دوران بندولبست پیمائش وغیرہ کا کام انہیں کرنا تھا۔ موضع امرال سلہریہ راجپوت لوگوں کا گاؤں ہے۔ جن کی وضع قطع، تمدن، گفتگو اور لہجہ آج تک علاقہ کے جاٹوں سے مختلف ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"میں وہاں چند روز کی محنت کے بعد اپنے کام پر حاوی ہو گیا۔ گاؤں میں بعض زمینداروں کے کھیتوں کی رہزنی جوان کے زبردست ہمسایوں کی طرف سے ہوتی رہتی تھی۔ اسی کو میں نے بند کرانے کی کوشش کی۔ اور ان کو اپنے ہمسایوں کے ساتھ صلح و آشتی کے ساتھ رہنے کی تلقین کی"۔ چنانچہ ان کی شخصیت نیک نیتی اور اعلےٰ مثال کا لوگوں پر ایسا اثر ہوا۔ کہ وہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"چند روز میں قریباً سارا موضع جو پہلے بے نماز تھے۔ نمازی ہو گئے۔ گاؤں کے لوگوں پر میرا بڑا اثر تھا۔ یہاں تک کہ باہمی تنازعوں اور رشتوں وغیرہ کے معاملے میں وہ مجھ سے مشورہ لیتے۔ اور میری ہدایات پر چلتے۔ وہاں سے فارغ ہونے کے کئی سال بعد تک اس موضع کے باشندے ملاقات کے لئے وقتاً فوقتاً میرے پاس آتے رہتے تھے"

والد صاحب محنت کے انتہا درجہ کے عادی تھے۔ ویسے بھی ماشاء اللہ ذہین تھے۔ سکول میں عموماً اپنی جماعت میں اول پاس ہوتے۔ مڈل کے امتحان میں جو ان دنوں یونیورسٹی کا امتحان ہوتا تھا۔ پنجاب میں ان کا چھٹا یا ساتواں نمبر تھا۔ انٹرنس کے امتحان کا نتیجہ بھی ایسا ہی تھا۔ نائب تحصیلداری اور تحصیلداری کے امتحان میں پنجاب میں اول رہے۔ ایک دفعہ تب ان کے ماتحت پٹواریوں کے کام کی پڑتال افسر مال نے کرنی تھی۔ تو وہ خود پڑتال سے پہلی رات ان پٹواریوں کے کاغذات کی پڑتال و تصحیح میں تمام رات مصروف رہے۔ اور جاگتے رہے۔ جبکہ وہ پٹواری سو رہے تھے۔ جب کبھی کسی خامی کا ان کو علم ہو جاتا۔ کہ ان میں پائی جاتی ہے۔ تو وہ فوراً اسے دور کرنے کا تہیہ کر لیتے۔ ایک دفعہ کرنل ڈگلس ڈپٹی کمشنر دیرہ دہی تھے جنہوں نے مارٹن کلارک والا مشہور مقدمہ کا فیصلہ کیا تھا اور جو بعد میں والد صاحب کے بہت ہی دوست بن گئے۔ اور ان سے باقاعدہ خط و کتابت ریٹائر ہونے کے بعد رہی۔ اور مجھے بھی بڑی شفقت سے لنڈن میں جب میں وہاں تھا۔ ملتے رہے) نے ان کے کیرکٹر رول میں یہ لکھا۔ کہ یہ بندولبست کے محکمہ سے آئے ہیں۔ اور انکو مال کے کام کی بہت اچھی مہارت ہے۔ لیکن فوجداری کام نہیں جانتے۔ امید ہے۔ مزید تجربہ سے اچھے افسر بن جاویں گے۔ یہ ریمارک پڑھ کر والد صاحب کو بہت بے چینی ہوئی۔ اور فوجداری قانون کی کتابیں پڑھنی شروع کیں۔ حتیٰ کہ کرنل ڈگلس کے جانشین ڈپٹی کمشنر میجر ایجرٹن نے لکھا۔ کہ ان کو فوجداری قانون بالکل ازبر آتا ہے۔ ہمیں بھی اکثر آپ فرمایا کرتے۔ کہ ہر وقت اپنے آپ کو ٹٹولنا چاہیئے۔ اور جو کمزوری ہو۔ اس کو دور کرنے کے لئے دعا و کوشش کا تہیہ کر لینا چاہیئے۔

والد صاحب کی عادت تھی۔ کہ ہر مشکل سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے۔ اور ہر چیز کا روشن پہلو تلاش کر لیتے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ "مالیر کوٹلہ ریاست میں عملہ کی تنخواہیں وقت پر ادا نہیں ہوتی تھیں۔ کئی دفعہ پانچ چھ ماہ کی تنخواہیں بقایا رہ جاتیں۔ وہاں اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کی آسامی پر چودھری فیض بخش صاحب کی خدمات گورنمنٹ سے مستعار لی گئیں۔ انہوں نے چارج لیتے ہی جب تنخواہوں کی بے وقت ادائیگی کا حال معلوم کیا۔ تو بہت گھبرائے۔ اور پنجاب سروس میں واپس جانے پر آمادہ ہو گئے۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس بے قاعدہ ادائیگی سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ جو تنخواہ اس وقت مل گئی ہے۔ آپ اس کے خرچ کا ایسا انتظام کریں۔ کہ آئندہ چھ ماہ اسی پر گذارہ کرنا ہے۔ چنانچہ اسی مجبوراً کفایت شعاری کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کے پاس کچھ روپیہ جمع ہو گیا۔ اور انہوں نے مربعے خرید لئے۔ جو اب ان کی اولاد کے لئے ایک مستقل آمدن کا ذریعہ ہیں۔ ورنہ جب وہ مالیر کوٹلہ سروس میں آئے تھے۔ ان کے پاس کوئی اندوختہ نہیں تھا۔"

آپ غریبوں کے ساتھ بہت ہمدردی رکھتے تھے۔ ان کی مشکلات کو دور کرنا اپنا فرض سمجھتے۔ پونچھ میں جب وہ وزیر کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ تو وہاں بیگار کا بہت زور تھا۔ پچھمن بتین سے پونچھ اور نیز تمام علاقہ میں بیگار سے کام ہوتا تھا۔ ایسے ایسے واقعات ہوتے تھے۔ کہ شادی کے بعد برات واپس گھر کو جا رہی ہے۔ سب براتی اور دولہا بیگار میں پکڑے جا کر دور بھیجے جا رہے ہیں۔ اور زار و قطار رو رہے ہیں۔ وہ تحریر فرماتے ہیں۔ "میں نے بیگار کی بجائے ٹھیکے داری سسٹم شروع کیا۔ علیا آباد میں راجہ صاحب کے اہل خاندان گرمی کے موسم میں اکثر تین چار ماہ گزارتے ہیں۔ وہاں دستور تھا۔ کہ بنگلہ کے اردگرد پتوں کی دیواریں پردہ کے لئے بنائی جاتی تھیں۔ اور قریباً ایک سو آدمی بیگاری ہر وقت موجود رکھے جاتے تھے۔ میں نے رانی صاحبہ والدہ راجہ صاحب کی خدمت میں تجویز پیش کی۔ کہ ان بیگاروں کو خرچ خوراک وغیرہ کے لئے کچھ ملنا چاہیئے۔ چنانچہ قرار پایا۔ کہ آٹھ آنہ روزانہ مزدوری دی جایا کرے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بابو بدری داس منتظم ڈیوڑھی نے رپورٹ کی کہ ہمیں اتنے مزدوروں کی ضرورت نہیں۔ چار مزدور کافی ہیں۔ اس طرح باقی ۹۶ مزدوروں کو رخصت کیا گیا۔ اور وہ اپنی کھیتی باڑی میں جا لگے۔" اس طرح آپ حق کی امداد میں اس علاقہ کے اقتصادیات کے بنیادی اصولوں کا بھی مقابلہ کرتے۔ خواہ اس سے ریاست کو بظاہر مالی نقصان ہو۔ اور راجہ کے اپنے اخراجات پر بوجھ پڑے۔

والد صاحب کا نہ صرف عام لوگوں کے ساتھ اعلیٰ درجہ کا حسن سلوک تھا۔ بلکہ بچوں کے ساتھ بھی بہت ہی شفقت سے پیش آتے۔ وہ اپنی سروس کے ابتدا میں تحصیل پھالیہ میں نہر لوئر جہلم پر قحط ڈیوٹی پر بحیثیت نائب تحصیلدار مقرر ہوئے۔ آٹھ لنگر خانے تھے۔ جن میں سے ہر ایک کسی نائب تحصیلدار کے ماتحت تھا۔ اس واقعہ کی نسبت والد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"باقی نائب تحصیلداروں کے لنگر خانوں میں اوسطاً آٹھ سو بچوں کو روزانہ کھانا کھلایا جاتا تھا۔ میرے لنگر خانہ میں سولہ سو بچے تھے۔ مسٹر گرینول صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر سب کے انچارج تھے۔ ان کو شک پیدا ہوا۔ کہ اس لنگر خانہ میں اتنی زیادہ تعداد کیوں ہے۔ ایک آریہ سماجی ڈاکٹر ہیڈ کوارٹر پر رہتے تھے۔ انہی دنوں پنڈت لیکھرام کے قتل کا واقعہ ہوا تھا۔ اور آریہ سماج میں اس کے متعلق بہت جوش تھا۔ ڈاکٹر نے مسٹر گرینول کو کہہ دیا۔ کہ وہاں غالباً غبن ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک معتمد علیہ عیسائی کو ہمارے لنگر خانہ میں سپرنٹنڈنٹ کر کے بھجوایا۔ اور اسکو ہدایت کی۔ کہ وہ وہاں غبن کی پڑتال کرے۔ اس نے بہت پڑتال کی۔ مگر اسکو کوئی خامی نظر نہ آئی۔ مسٹر گرینول نے سمجھا۔ کہ شاید عیسائی سپرنٹنڈنٹ بھی لنگر خانہ والوں سے مل گیا ہے۔

"ڈاکٹر کی رپورٹوں کی وجہ سے مسٹر گرینول کے دل میں میری نسبت بہت بدظنی پیدا ہو چکی تھی۔ ایک دن وہ خود میرے علاقہ میں پڑتال کے لئے آئے۔ اور جہاں میں ادنیٰ مزدوری کا کام کرتا تھا۔ وہاں کچھ پڑتال کی۔ وہاں سے لنگر خانے جاتا تھا۔ میں بھی ساتھ چلنے لگا۔ تو انہوں نے اپنی بدظنی کی وجہ سے کہا۔ کہ تمہاری ضرورت نہیں۔ لنگر خانہ میں جا کر انہوں نے روٹیاں ڈلوا لگوا دیں۔ اور بچوں والی عورتوں سے جو بچوں کو کھانا کھلا رہی تھیں۔ دریافت کرتے رہے۔ کہ انتظام کے متعلق انکو کوئی شکایت ہے۔ وہ پادری مزاج تھے۔ اور بہت نرمی اور ہمدردی سے بچوں کی ماؤں سے باتیں کرتے رہے۔ عورتوں نے ان سے کہا۔ کہ ان سے بہت اچھا سلوک ہوتا ہے۔ اور جب انہوں نے دیکھا کہ صاحب بہت ہمدردی سے پیش آتا ہے۔ تو انہوں نے متفق ہو کر عرض کیا۔ کہ ہماری ایک درخواست ہے۔ کہ سردار صاحب (جیسا کہ وہ مجھے کہتے تھے) کو باہر مزدوری تقسیم کرنے کی ڈیوٹی پر نہ بھیجا جاوے۔ کیونکہ جب وہ لنگر میں موجود ہوتا ہے۔ تو ہمارے بچوں کو بڑی خوشی ہوتی ہے۔ عورتوں سے میری ایسی تعریف سن کر صاحب کے دل پر بہت اثر ہوا۔ اور مجھے لنگر خانہ میں طلب کیا۔ حاجتمندوں سے محبت اور ہمدردی کا عجیب اثر ہوتا ہے۔ میرے پہنچنے پر صاحب کی موجودگی بچوں نے اپنی ماؤں کی گودوں میں بیٹھے ہوئے میری طرف خوشی سے اشارے کرنے شروع کئے۔ صاحب نے یہ کیفیت دیکھی۔ تو اسکی طبیعت میں جو میری طرف سے بدظنی تھی وہ دور ہو گیا۔ اور میری عظمت اس کے دل میں بیٹھ گئی۔ اس نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ اور ہیڈ کوارٹر واپس جا کر ڈاکٹر کو ہدایت کی کہ وہ آئندہ میرے حلقہ میں نہ جایا کرے۔

"ان ہی دنوں پنجاب کے لفٹنٹ گورنر سر ہیلی اور کمشنر صاحب وغیرہ قحط زدگان کا معائنہ کرنے تشریف لائے۔ ان کے جانے کے بعد مسٹر گریبول واپس ہیڈ کوارٹر کو جاتے ہوئے میرے کیمپ سے گذرے اور کہا میں نے آپ کی کارگزاری کی بہت تعریف کی ہے" اس وجہ سے غالباً چند دنوں کے اندر کمشنر صاحب کی طرف سے والد صاحب کو ایک نئی آسامی پر ترقی کے لئے چٹھی آ گئی۔

آپ محبت کرنیوالے والد تھے۔ آپ کو اولاد کی اعلیٰ تعلیم اور تربیت دینے کا بے انتہا شوق تھا۔ آپ کا تربیت کا طریق بہت دلکش تھا۔ آپ کی کوشش یہ ہوتی کہ ہم میری ہدایات پر خندہ پیشانی سے عمل کریں۔ اسلئے جب بھی ہمیں کسی غلطی سے آگاہ کرنا ہوتا یا کسی نیک کام کی تحریک کرنی ہوتی تو اکثر کسی کی مثال دیتے تھے۔ آپ اس بات کا بھی خیال رکھتے کہ مخاطب الیہ کا دل حتی الوسع نہ دکھے۔ بچپن میں مجھے یاد ہے میرے ایک تایا زاد بھائی جب ہمارے پاس گھر میں آئے ہوتے تو اکثر مجھے والد صاحب نے نصیحت کرنی ہوتی تو وہ میری موجودگی میں دوسرے کو مخاطب کر کے بات کہہ دیتے۔ جس سے ان کا مقصد یہ ہوتا کہ اصلاح بھی ہو جائے اور براہ راست کسی کو مجرم بھی نہ ٹھہرایا جائے۔ مگر جب ضرورت ہوتی۔ تو آپ براہ راست طریق پر نصیحت بھی کر دیتے۔ لیکن اس میں بھی بالعموم ان کا مخصوص انداز ہوتا تھا۔ ایک دفعہ میرے چچا زاد بھائی نے (جو اب ماشاء اللہ فوج میں کپتان ہیں) والد صاحب کو جب وہ کونسل آف سٹیٹ کے ممبر تھے کہا کہ آپ نے میرے واسطے اچھی طرح کوشش نہیں کی۔ اسلئے مجھے فلاں آسامی نہیں مل سکی۔ اور ایک دیگر ممبر کونسل کا حوالہ دے کر کہا کہ اس کا رشتہ دار ملازم ہو گیا ہے۔ یہ گذشتہ جنگ سے پیشتر کا ذکر ہے۔ جب ملک میں بہت تھا۔ اس پہ والد صاحب نے جواب دیا کہ تم کس طرح توقع کرتے ہو کہ جس آفیسر کے پاس جا کر میں تمہارے لئے سفارش کرونگا۔ تو وہ میری بات ضرور مان لے گا۔ حالانکہ تم میرے بھتیجے ہو اور میں نے تمہارے فائدے کے لئے تم سے کئی بار سفارش کی ہے کہ تم اللہ تعالےٰ سے معاملہ سیدھا کرو۔ صبح اٹھا کرو۔ اور نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو۔ لیکن باوجود اسکے تم پر میری نصیحت کا کوئی نمایاں اثر نہیں ہوتا؟"

آپ احترام اور شفقت برائے اولاد کی یہ کیفیت تھی کہ خاصکر آخری چند سالوں میں جب بھی ہم میں سے کسی نے آپ کے پاس سے آنا ہوتا تو باہر تک چھوڑنے آتے اور موٹر میں بٹھا کر پھر اپنے کمرے کو واپس جاتے اور بعض دفعہ جب ہم میں سے کسی نے دور سفر پر جانا ہوتا۔ تو سٹیشن پر چھوڑنے آتے۔ چند مہینوں کے لئے جدا ہونے کے وقت ان کی آنکھوں میں بعض دفعہ کچھ آنسو بھی آ جاتے حالانکہ ان کی طبیعت ایسی تھی کہ وہ ایسے جذبات کے اظہار کو ہمیشہ رو کتے۔ ویسے علیحدہ ہونے کی صورت میں خط و کتابت باقاعدہ جاری رکھتے۔

باوجود اس شفقت کے ان کی شخصیت کا اہم پر بہت رعب تھا۔ بلکہ بعض لوگوں نے مجھ سے یہاں تک کہا کہ ہم نے کسی شخص کو اپنے والد سے اتنا ڈرتے نہیں دیکھا جتنا آپ لوگ ڈرتے ہیں۔

والد صاحب کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا عام دنیاوی کتابوں میں سے تو وہ بڑے شخصوں کی زندگی کے حالات (Biography) پڑھنا پسند فرماتے۔ ہمیں اکثر ایسی کتب لا کر دیتے اور ہمیشہ فرماتے کہ میں نے ان سے بہت فائدہ حاصل کیا ہے۔

سلسلہ کی محبت کی وجہ سے آپ اخبار الفضل انتہائی اشتیاق سے پڑھتے اور سفر میں اگر الفضل میسر نہ آئے تو ایک قسم کی بے چینی سی محسوس کرتے اور سفر کے اختتام پر پہنچتے ہی اس کا مطالعہ کرتے سلسلہ کی کتب کا بہت ذخیرہ آپکے پاس تھا جو آپ مطالعہ فرماتے۔ قرآن کریم کی تلاوت تو آپ کا معمول تھا۔ اس کی کئی جلدیں آپ کے پاس تھیں۔ ایک خوبصورت جلد تو حال ہی میں ملک عمر علی صاحب نے آپ کو بطور تحفہ دی تھی جو وہ غالباً کسی غیر ملک سے ہمراہ لائے تھے آپ کی وفات کے بعد ایک کتابوں کا وی۔ پی جو لاہور سے کوہ مری آپ کے نام کیا تھا وہ پتہ تبدیل ہو کر یہاں سیالکوٹ پہنچا جو ہم نے چھڑا لیا۔ اس میں سے ایک خوبصورت مجلد قرآن کریم اور ایک مجلد مسدس حالی برآمد ہوئی ہیں۔ جو ان کی یادگار ہمارے پاس ہیں۔ مسدس حالی بھی شاعری کی کتب میں سے آپ بہت پسند فرماتے اور اسکے وہ حصے جس میں قوم کو مولانا حالی نے نصائح فرمائی ہیں۔ آپ کئی بار پڑھتے۔ پھر ایسی کتابیں جن میں دعائیں درج ہوتیں۔ آپ کثیر تعداد میں اپنے پاس رکھتے۔ جو وقتاً فوقتاً ہم کو اور دیگر شخصوں کو دیتے رہتے وہ خود بھی بے انتہا دعائیں مانگنے والے تھے۔ رات کو کبھی بار جب

صبح آنکھ کھلتی۔ تو ان کے کمرے سے دعائیں پڑھنے کی آواز آتی۔ گھر میں چلتے پھرتے ہر وقت ان کی زبان پر عربی کی یا دوسری دعائیں ہوتی تھیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ رحمت کے فرشتے ہر وقت ان کے ساتھ ہوں اور ان کو اپنے فضلوں میں ڈھانپ لے اور ان کو اپنا خاص قرب نصیب فرما دے۔

آمین ثم آمین

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۲۴۶ میں عبدالرحمٰن ولد چوہدری جلال دلدین صاحب دوکاندار عمر ۴۰ سال وسن پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد بذریعہ دوکانداری مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے متروکہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ عبدالرحمٰن۔ گواہ شد:۔ عبدالواحد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ دہلی دروازہ گواہ شد:۔ خاکسار:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا لاہور۔

وصیت نمبر ۱۱۶۸۳ میں سردار محمد ولد چوہدری فضل الدین صاحب مرحوم قوم جٹ عمر ۵۵ سال ساکن کرتو۔ ڈاکخانہ پنڈوری ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد جاری ۹ ایکڑ ۴ کنال مزارعہ واقع کرتو تحصیل شاہدرہ۔ ایک عدد مکان رہائشی خام ۱۰ مرلہ میں ہے۔ بنجر زمین ۷ ایکڑ منقولہ بھینس تین عدد۔ تین عدد کٹے دو عدد بیل دو عدد بچھڑے۔ منقولہ جائداد کی قیمت مبلغ مبلغ -/۹۴۰ روپیہ ہے۔ غیر منقولہ جائداد کی قیمت -/۵۲۵۰ میزان -/۱۹۰ ۶ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ سردار محمد نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ ثناء اللہ انچارج ڈائرکورس محمد آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۳۴۴ میں مقبول خانم بنت میاں محمد عالم صاحب قوم راجپوت بھٹی عمر قریباً ۳۲ سال ڈھوک رتہ اعوان ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے پاس اس وقت سوائے نو سو -/۹۰۰ روپیہ نقد کے اور کوئی چیز نہیں نہ مجھے اس وقت کسی قسم کی آمد ہے۔ میں اس نو صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اور انشاء اللہ منظوری آنے پر یہ رقم جو نو صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے باوہ روپے آٹھ آنہ بنتے ہیں۔ بفضلِ خدا داخل خزانہ کرا دوں گی۔

(نوٹ) اسکے علاوہ اگر اللہ تعالےٰ مجھے اپنے فضل کرم سے کوئی آمد یا جائداد عطا فرمائے۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت کوئی آمد یا جائداد ثابت ہو۔ تو اس پہ بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو رقم میں ادا کروں گی وہ منہا سمجھی جائے گی۔ العبد:۔ عاجزہ مقبول خانم گواہ شد:۔ محمد عبدالقیوم ڈھوک رتہ برادر موصیہ۔ Rawal Pindi

گواہ شد:۔ میاں محمد عالم امیر جماعت راولپنڈی

وصیت نمبر ۱۲۲۳۵ میں چوہدری عزیز احمد خاں ولد چوہدری کمال الدین صاحب پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال ساکن قلعہ ضلع لدھیانہ ڈاکخانہ نرداف محلہ شام گنج مکان ۸۷ بقائمی ہوش و حواس

راشن بندی لاہور

(ترمیم شدہ)

قیمت اور وزن راشن شدہ اشیاء بحساب ہفتہ وار یونٹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۹ء

نمبر	وزن اجناس خوردنی			قیمت گیہوں فی من (روپے آنے پائی) ۱۲—۲—۶			قیمت آٹا فی من ۱۲—۱۵—۰			قیمت چاول قسم اول فی من ۲۷—۸—۶			قیمت چاول قسم دوم فی من ۱۹—۵—۶			وزن چینی			قیمت چینی فی من ۴۱—۰—۹		
	من	سیر	چھٹانک	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	من	سیر	چھٹانک	روپے	آنے	پائی
۱	۰	۱	۱۲	۰	۸	۹	۰	۹	۲	۱	۳	۶	۰	۱۳	۹	۰	۰	۴	۰	۴	۳/
۲	۰	۳	۸	۱	۱	۳	۱	۲	۳	۲	۶	۹	۱	۱۱	۳	۰	۰	۸	۰	۸	۳
۳	۰	۵	۴	۱	۹	۹	۱	۱۱	۶	۳	۱۰	۰	۲	۸	۹	۰	۰	۱۲	۰	۱۲	۶
۴	۰	۷	۰	۲	۲	۳	۲	۴	۳	۴	۱۳	۳	۳	۶	۳	۰	۱	۰	۱	۰	۶
۵	۰	۸	۱۲	۲	۱۰	۹	۲	۱۳	۶	۶	۰	۶	۴	۳	۹	۰	۱	۴	۱	۴	۹
۶	۰	۱۰	۸	۳	۳	۳	۳	۶	۶	۷	۳	۹	۵	۱	۳	۰	۱	۸	۱	۸	۹
۷	۰	۱۲	۴	۳	۱۱	۹	۳	۱۵	۶	۸	۷	۰	۵	۱۴	۹	۰	۱	۱۲	۱	۱۲	۹
۸	۰	۱۴	۰	۴	۴	۳	۴	۸	۶	۹	۱۰	۳	۶	۱۲	۶	۰	۲	۰	۲	۱	۰
۹	۰	۱۵	۱۲	۴	۱۲	۹	۵	۱	۹	۱۰	۱۳	۶	۷	۱۰	۰	۰	۲	۴	۲	۵	۰
۱۰	۰	۱۷	۸	۵	۵	۳	۵	۱۰	۹	۱۲	۰	۹	۸	۷	۶	۰	۲	۸	۲	۹	۳
۱۱	۰	۱۹	۴	۵	۱۳	۹	۶	۳	۹	۱۳	۴	۰	۹	۵	۰	۰	۲	۱۲	۲	۱۳	۳
۱۲	۰	۲۱	۰	۶	۶	۳	۶	۱۲	۹	۱۴	۷	۶	۱۰	۲	۶	۰	۳	۰	۳	۱	۳
۱۳	۰	۲۲	۱۲	۶	۱۴	۹	۷	۵	۹	۱۵	۱۰	۹	۱۱	۰	۰	۰	۳	۴	۳	۵	۶
۱۴	۰	۲۴	۸	۷	۷	۳	۷	۱۵	۰	۱۶	۱۴	۰	۱۱	۱۳	۹	۰	۳	۸	۳	۹	۶
۱۵	۰	۲۶	۴	۸	۰	۰	۸	۸	۰	۱۸	۱	۳	۱۲	۱۱	۳	۰	۳	۱۲	۳	۱۳	۹
۱۶	۰	۲۸	۰	۸	۸	۳	۹	۱	۰	۱۹	۴	۶	۱۳	۸	۹	۰	۴	۰	۴	۱	۹
۱۷	۰	۲۹	۱۲	۹	۰	۹	۹	۱۰	۰	۲۰	۷	۹	۱۴	۶	۳	۰	۴	۴	۴	۶	۰
۱۸	۰	۳۱	۸	۹	۹	۳	۱۰	۳	۳	۲۱	۱۱	۰	۱۵	۳	۹	۰	۴	۸	۴	۱۰	۰
۱۹	۰	۳۳	۴	۱۰	۱	۹	۱۰	۱۲	۳	۲۲	۱۴	۳	۱۶	۱	۳	۰	۴	۱۲	۴	۱۴	۰
۲۰	۰	۳۵	۰	۱۰	۱۰	۳	۱۱	۵	۳	۲۴	۱	۶	۱۶	۱۵	۰	۰	۵	۰	۵	۲	۳

نوٹ: عوام زیادہ قیمت وصول کیے جانے پر ڈپو ہولڈر سے چھپے ہوئے فارم پر رسید طلب کر سکتے ہیں۔ خریدار کی طلب پر رسید نہ دینا جرم ہے جس کی فوری اطلاع محکمہ راشن بندی کو دی جائے۔

بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے صرف ماہوار آمد اوسطاً -/۳۰ روپیہ ہے۔ جو وقتاً فوقتاً کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں حصہ آمد کی مرکزی دفتر میں باقاعدہ ادائیگی کی تمام تر ذمہ واری مجھ پر ہوگی نیز میرے ترکہ پر بھی سوائے ایسی جائداد کے جو حصہ آمد کے ادائیگی کے بعد بصورت جائداد یا نقد ہو یہ وصیت حاوی ہوگی۔ المرقوم ۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۸ش ۱۳ مطابق ۷ مئی ۱۹۴۹ء۔

العبد:- عزیز احمد
گواہ شد:- سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ مردان
گواہ شد:- کمال الدین صاحب والد موصی

وصیت نمبر ۱۱۸۷۸ میں نظام دین ولد چوہدری پیر بخش صاحب عمر ۶۵ سال چک ۲۲۳ گ.ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد ۱۲ ایکڑ نہری زمینی واقع مربع ۴۹/۱۲ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں بلا شراکت غیری ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اسکے علاوہ ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی جسکی قیمت -/۱۰۰ روپے ہے۔ العبد نظام الدین ولد پیر بخش صاحب کلیان پور گواہ شد: چوہدری بشیر احمد صاحب زیلدار انجمن احمدیہ چک ۲۳۳ ضلع لائلپور گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

مسٹر لیاقت علی خان گلگت اور مشرقی بنگال تشریف لیجائینگے

کراچی ۱۷ ستمبر۔ وزیر اعظم لیاقت علی خان اس ماہ اور اکتوبر میں ملک کے دو اہم حصوں کا دورہ کرنے والے ہیں۔ وہ گورنر جنرل کے خاص طیارے میں ۲۰ ستمبر کو راولپنڈی روانہ ہوں گے۔ وہاں دو یوم قیام کرنے کے بعد وہ گلگت جائیں گے۔ اور دوسرے دن راولپنڈی واپس آجائیں گے۔ توقع ہے کہ یکم اکتوبر کو وہ دارالحکومت واپس آجائیں گے۔ یہاں دس یوم قیام کرنے کے بعد وہ مشرقی بنگال کے پندرہ روزہ دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔ مملکت کے مشرقی بازو کے دوران قیام میں توقع ہے۔ کہ وزیر اعظم چٹاگانگ، اس کے پہاڑی علاقوں اور دیگر اہم شہروں کا جن میں نو۔ بارلیسال، کھلنا۔ فرید پور، میمن سنگھ۔ دیناج پور اور کشتیہ شامل ہیں۔ دورہ کریں گے۔ ۲۵ اکتوبر کو کراچی واپس پہنچ جائیں گے۔ آغا عبد الحمید وزیر اعظم کے ہمراہ جائیں گے مشرقی بنگال کے دورے پر ان کے دونوں صاحبزادے بھی ہمراہ ہوں گے۔ (اسٹار)

کراچی میں مدرسہ اقتصادیات قائم کیا جائے گا

لندن ۱۷ ستمبر۔ پاکستان ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ پاکستان کراچی میں لندن کے مدرسہ اقتصادیات کی طرز پر ایک مدرسہ اقتصادیات قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہا ہے۔ اس اعلان سے یہاں کے علمی حلقوں میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کچھ عرصہ قبل لندن کے مدرسہ اقتصادیات سے پاکستان کو اپنے نصاب اور دوسری چیزوں سے مطلع کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ اور اسکول نے یہ اطلاعات بہم پہنچادی تھیں۔ لیکن لندن میں پاکستان کے جو ماہرین تعلیم موجود ہیں۔ انہیں خیال ہے۔ کہ پاکستانی اسکول چلانے کے لئے غیر ملکی افراد ملنے میں کچھ دشواری پیش آئے گی۔ (اسٹار)

مصری ثقافتی کانفرنس

لندن ۱۷ ستمبر۔ مصری ثقافتی کانفرنس میں جو قرار دادیں بالاتفاق منظور کی گئی ہیں۔ ان میں مصری زندگی کے ہر شعبہ میں اہم اصلاحات کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

سونے کی ناجائز برآمد کرنے والے گرفتار

دمشق ۱۷ ستمبر۔ شام کے صحرائی گشتی دستوں نے کئی آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جو عراقی یہودیوں کا سونا فلسطین لے جا رہے تھے۔ (اسٹار)

مغربی پنجاب میں سٹیل کی تقسیم کے متعلق واضح اور صحیح پالیسی کی ضرورت

آئرن اینڈ سٹیل سٹاک ہولڈرز ایسوسی ایشن کے مطالبات

(اسٹاف رپورٹر)

لاہور ۱۷ ستمبر۔ مغربی پنجاب کی آئرن اینڈ سٹیل سٹاک ہولڈرز ایسوسی ایشن کے صدر میاں محمد حسین چشتی نے آج ایک پریس کانفرنس میں لوہے اور فولاد کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ سٹیل کنٹرول کے محکمے میں لوہے کی درآمد اور تقسیم کے متعلق واضح اور صحیح پالیسی کا فقدان ہے جس کے باعث سٹیل کے رجسٹرڈ ڈیلرز کا تمام کاروبار بند پڑا ہے اور وہ خواہ مخواہ کے اخراجات کے نیچے دبے جا رہے ہیں۔

انہوں نے متعلقہ محکمہ کے خلاف سرد مہری کا الزام لگاتے ہوئے کہا ان دعدوں کے سراسر خلاف جو ابتداء ہی میں رجسٹرڈ ڈیلروں سے کئے گئے تھے سٹیل کی درآمد اور تقسیم کے بارے میں بالآخر ایک ایسی پالیسی وضع کی گئی ہے۔ جو رجسٹرڈ ڈیلروں کے حق میں سخت نقصان دہ ہے۔ کیونکہ انہیں بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ سٹاک ہولڈرز ایسوسی ایشن کو باہر سے براہ راست مال منگوانے کی اجازت دی جاتی۔ ایک مرکزی لمیٹڈ کارپوریشن بنا دی گئی ہے۔ جو باہر سے مال منگوانے کی واحد اجارہ دار ہے اور ہر سو خرید اروں کو براہ راست سٹیل خریدنے کی اجازت دیدی جاتی ہے۔ اور رجسٹرڈ ڈیلروں کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ذخیرہ اندوز اور منافع باز چیلے اور بہانوں سے کام لے کر مال حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح سے بلیک مارکیٹ کے ذریعہ فروخت کر کے خوب نفع کماتے ہیں۔ اور پبلک کو سخت دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بالآخر آپ نے ایسوسی ایشن کی طرف سے مطالبات پیش کرتے ہوئے صحیح اور واضح پالیسی کی فوری ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ حکومت مغربی پنجاب۔ تمام رجسٹرڈ ڈیلروں کی ایک مشترکہ ایسوسی ایشن بنائے۔ جسے مغربی پنجاب کے کنٹرولر سٹاکسٹوں کے مشورے سے بنایا جائے۔ مال کا براہ راست اور بغیر پرمٹ کے اجراء خواہ منظور کیا جائے اور تمام مال کنٹرولڈ سٹاکسٹوں اور رجسٹرڈ ڈیلروں کے ذریعہ دیا جائے۔ بصورت دیگر کنٹرول اٹھا لیا جائے۔ اس طرح لوہے اور فولاد کی تجارت کی بگڑی بن سکتی ہے۔

غیر قانونی طور پر راشن حاصل کرنے والوں کو سزا

لاہور ۱۷ ستمبر۔ عملہ راشن بندی لاہور نے ماہ اگست ۱۹۴۹ء کی جانچ پڑتال کے دوران میں مقررہ مقدار سے زیادہ راشن حاصل کرنے کے چار۔ ایک دوسرے شخص کے راشن کارڈ کے ناجائز استعمال کا ایک اور غیر قانونی طریقہ پر راشن شدہ اشیاء کی برآمد اور فروخت کے نو کیس دریافت کئے۔ جن کی اطلاع پولیس کو بغرض ضروری کارروائی کر دی گئی ہے۔

برطانوی ٹریڈ یونین کانفرنس کی لنکا کو دعوت

کولمبو ۱۷ ستمبر۔ برطانوی ٹریڈ یونین کانفرنس نے لنکا کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ اس نئی عالمگیر جماعت میں شرکت کرے۔ جس کو اشتراکی ٹریڈ یونینوں کی عالمگیر فیڈریشن سے لڑنے کے لئے قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

لنکا امریکہ میں دس لاکھ ڈالر سرمایہ لگائے گا!

کولمبو ۱۷ ستمبر۔ لنکا ریزرو بنک جس کا افتتاح اس سال کے آخر میں ہو رہا ہے۔ امریکہ میں لگائے ہوئے دس لاکھ ڈالر کے سرمایہ سے یا دس لاکھ ڈالر کے سونے سے شروع ہوگا۔ اس کے اسٹرلنگ فنڈ اس کے علاوہ ہیں جب اس سال کے اوائل میں یہ تجویز برطانیہ اور لنکا کے درمیان مذاکرات میں پہلے پیش کی گئی تھی۔ تو برطانوی وزیر خزانہ مسٹر سٹیفورڈ کرپس نے اس کی پر زور مخالفت کی تھی۔ لیکن اس کے بعد سے اس مخالفت میں کمی واقع ہو گئی۔ اور گذشتہ ماہ اسٹرلنگ مذاکرات کے دوران میں جو دونوں حکومتوں کے مابین ہوئی تھیں۔ حکومت برطانیہ لنکا کو یہ رعایت دینے پر رضامند ہو گئی تھی۔ ریزرو بنک کے قیام سے لنکا کو اپنی کرنسی کو کنٹرول کرنے کے پورے اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔ اس وقت یہ کنٹرول خارجی طاقتوں کے زیر اثر ہے۔ (اسٹار)

ضلع راولپنڈی میں گندم کی نقل و حرکت کی اجازت!

لاہور ۱۷ ستمبر۔ آج سے حکومت مغربی پنجاب نے ضلع راولپنڈی میں مشینی ذرائع سے گندم کی نقل و حرکت پر عائد کردہ تمام پابندیاں دور کر دی ہیں۔

کولمبو ۱۷ ستمبر۔ مدراس یونیورسٹی کے کرکٹ کے کھلاڑی ایسٹر کی چھٹیوں میں لنکا آئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ آئندہ سال اپریل میں یہاں آنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ دورہ ۲۶ اپریل اور ۱۶ مئی ۱۹۵۰ء کے درمیان ہوگا۔ اس دورہ کیلئے یہاں پروگرام تیار کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

ایئر کنڈیشنڈ کوئلے کی کانیں!

نیو یارک ۱۷ ستمبر۔ مشرق وسطیٰ کے سینما گھروں اور ذخیروں کی طرح امریکہ کی کوئلے کی کانیں بھی ایئر کنڈیشنڈ ہوا کریں گی۔ ایک انجینئر کو کانوں میں ہوا کو خشک کرنے اور ٹھنڈا کرنے کے ایک طریقے کا پیٹنٹ گورنمنٹ سے مل گیا ہے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے۔ کہ اگر یہ طریقہ کار قابل عمل ثابت ہوا۔ تو اس سے نہ صرف کان کنوں کی عمر بڑھ جائے گی۔ اور صحت اچھی ہو جائے گی۔ بلکہ کوئلے کی کانوں کی پیداوار میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ (اسٹار)

گاندھی جی کے قتل کا مقدمہ پریوی کونسل میں

لندن ۱۷ ستمبر۔ پریوی کونسل کی قانونی کمیٹی اکتوبر میں گاندھی جی کے قتل کے مقدمہ کی اپیل کرنے کی اجازت کی درخواست پر غور کرے گی۔ ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا ہے۔ کہ اس کمیٹی کا اصل آئین کیا ہوگا۔ لیکن یہ بات خاصی یقینی ہے۔ کہ ہندوستانی ممبر اس کمیٹی میں شامل ہوں گے۔ توقع ہے ۱۲ اکتوبر کو پریوی کونسل کی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔

سندھ میں مہاجرین کی مردم شماری!

کراچی ۱۷ ستمبر۔ سندھ میں تقریباً ۷ لاکھ مہاجر آباد ہوئے ہیں۔ ان میں کراچی میں آباد ہونے والے ۴ لاکھ مہاجر شامل نہیں ہیں۔ ان میں سے ۳ لاکھ حیدر آباد میں تقریباً ایک لاکھ سکھر میں ایک لاکھ تھر پارکر میں اور ایک لاکھ نواب شاہ میں آباد ہوئے ہیں۔ باقی ماندہ ایک لاکھ۔ دادو۔ ٹھٹھہ لاڑکانہ اور شمالی سندھ کے سرحدی اضلاع میں آباد ہوئے ہیں۔ (اسٹار)